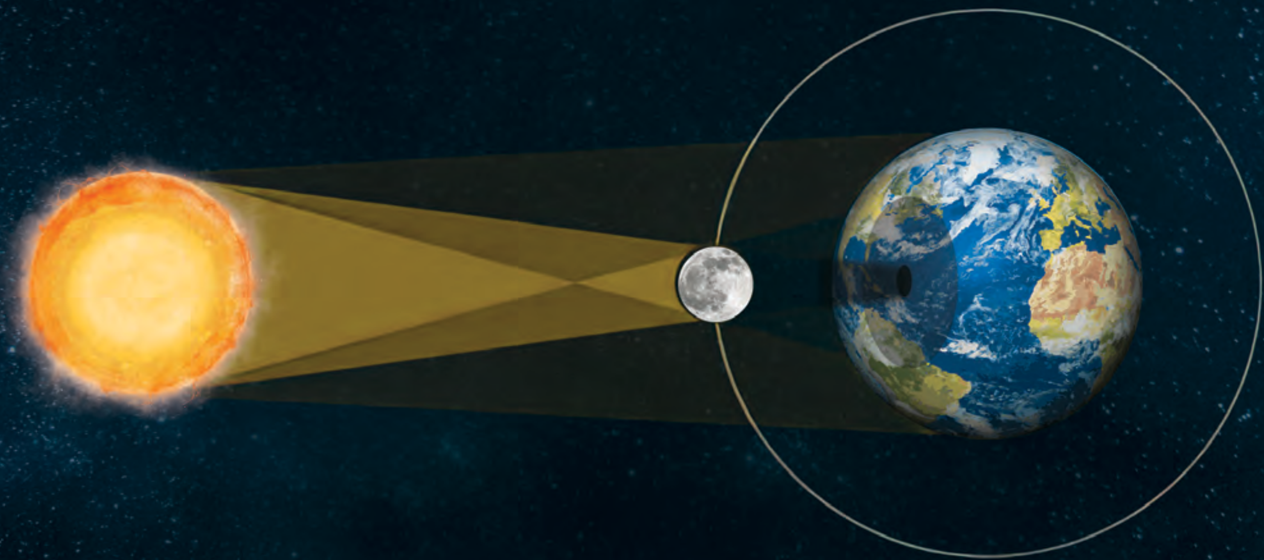
بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماہنامہ   لندن

اخبار احمدیہ

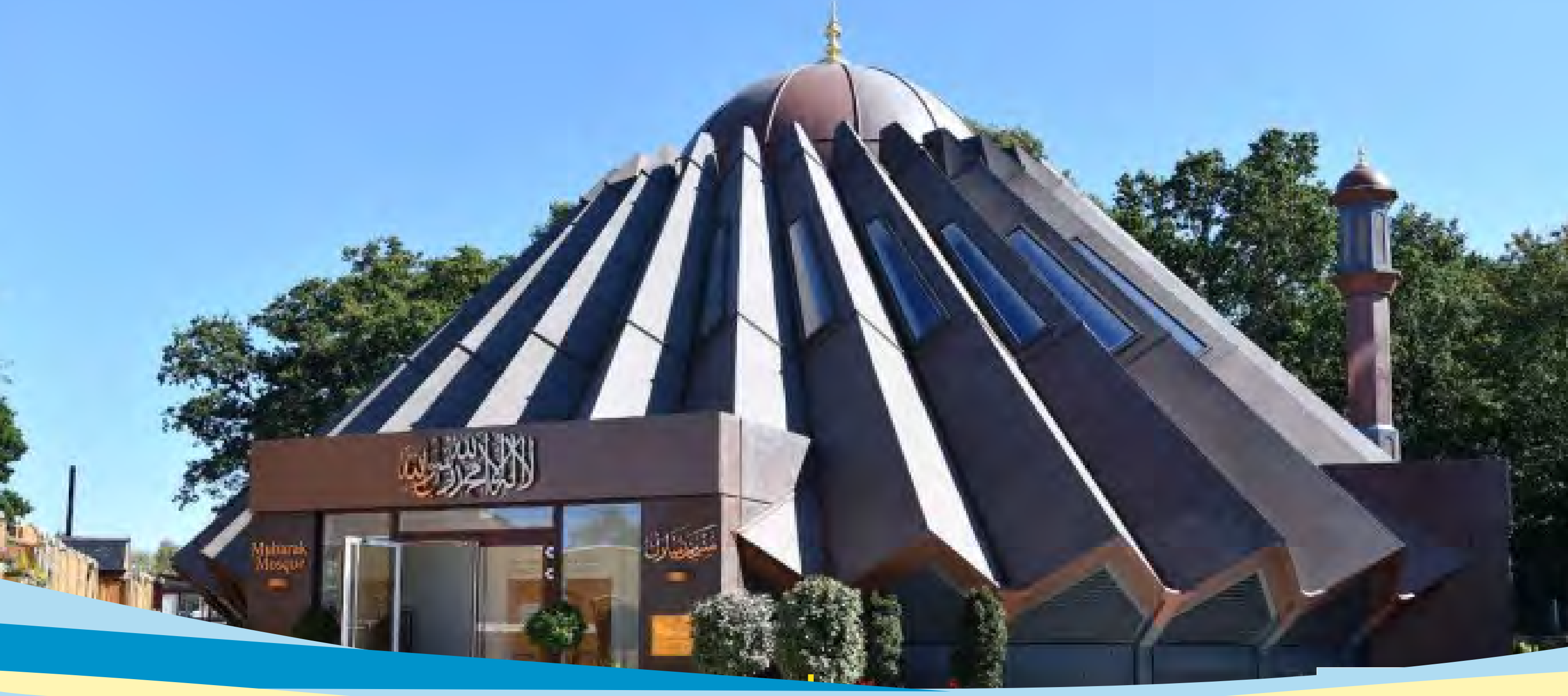
مارچ، اپریل ۲۰۲۵ء   رمضان،شوال ہجری قمری ۱۴۴۶   امان،شہادت ہجری شمسی ۱۴۰۴   شمارہ ۳



سورج گرہن مورخہ 29 مارچ 2025

برطانیہ میں عیدالفطر





مجلسِ ادارت

فہرست مضامین

فرمانِ الٰہی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ آیت:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر اتارا گیا جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو۔ اور اس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان......صحیح مسلم۔کتاب الصوم)

جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

کلامِ امامِ آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔

دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ (الحکم 24 جولائی 1901ء ملفوظات جلد اول صفحہ 90)

فرمانِ خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنے کے طریقے تلاش کرتا ہے کہ کس طرح مَیں اپنے بندوں کو شیطان کے پنجے سے نکالوں اور اپنا بندہ بناؤں۔ جب بھی بندہ اس کی طرف بڑھے اس کے ایمان اور احسان کے دروازے کھلے ہوئے پاتا ہے لیکن رمضان میں تو پہلے سے بڑھ کر اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اس کے احسانات ہیں کہ جو لوگ عبادت میں سست ہوتے ہیں، نوافل میں سست ہوتے ہیں، قرآن کریم کو پڑھنے میں، اس کے احکامات پر عمل کرنے میں سست ہوتے ہیں ان کے لئے ایک نظام کے تحت ایک مہینہ مقرر کر دیا ہے تا کہ جو عبادت کرنے والے اور نوافل پڑھنے والے، قرآنی احکامات پر عمل کرنے والے لوگ ہیں جب اس مہینہ میں پہلے سے زیادہ، پہلے سے بڑھ کر توجہ کے ساتھ ان عبادات کو بجالانے کی کوشش کریں گے تو جو لوگ سست ہیں وہ بھی ان کی دیکھا دیکھی کچھ نہ کچھ عبادات بجالائیں گے۔ ماحول کا ان پر بھی اثر ہوگا وہ بھی کچھ نہ کچھ ان نیک کاموں میں حصہ لیں گے۔ تو اس طرح ان کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ ایسے لوگوں میں سے کچھ لوگ پھر مستقل ان نیکیوں پر قائم بھی رہ جائیں گے۔ اور شیطان کو دور رکھنے والے ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں پر مَیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولوں گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف آنے سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشی ایک ماں کو ایک گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی اپنے گمشدہ بندے کے ملنے سے ہوتی ہے۔ واپس آنے سے ہوتی ہے، عبادات بجالانے سے ہوتی ہے۔ اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہر دروازہ کھول دیتا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 31/10/2003)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

روزے کی اہمیت اس وقت ہے جب قرآن کی اہمیت ہو۔ اس کی تعلیم کی اہمیت ہو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔
اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 20/08/2010)

اداریہ

انسان کی سب سے بڑی خوش بختی یہ ہے کہ اسے اس کی زندگی کا وہ مقصد حاصل ہوجائے جس کے لئے وہ تخلیق کیا گیا ہے، اس ضمن میں جو امور اس کے لئے ممد ومعاون ہوتے ہیں ان میں سے کسی مأمور من اللہ یا اس کے خلفائے عظام کا زمانہ پانا ہے۔ مامور من اللہ کی بعثت تو اس زمانے میں ہوتی ہے جب گمراہی چارسو پھیلی ہوتی ہے اسی لئے اسے رات سے تشبیہ دی جاتی ہے، اور جب نبی مبعوث ہوجاتا ہے تو وہ لیل لیلۃ القدر بن جاتی ہے کیونکہ یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جب روحیں آسمان روحانی میں محو پرواز ہونے کو تیار ہوتی ہیں اس انتشار روحانی کے وقت ملائکۃ اللہ کا نزول ہوتا ہے اور حقیقت میں یہ وقت وہی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے کیونکہ یہاں روحیں اپنے مقصد حیات کو پا کر اپنے خالق حقیقی سے ملاقات کا شرف پا رہی ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے''۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 536 مطبوعہ ربوہ)

یعنی جب وہ بالکل پاک صاف ہوجائے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہوجائے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش ہی لیلۃ القدر کا فیض پانے والا بناتی ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے عاشقِ صادق کو آپؐ کی غلامی میں بھیجا ہے۔ اس غلامِ صادق اور مسیح ومہدی نے ایک جگہ لیلۃ القدر کی جو تفسیر فرمائی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''ایک نہایت لطیف نکتہ جو سورۃ القدر کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس سورۃ میں صاف اور صریح لفظوں میں فرما دیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں۔ پس ان آیات کے مفہوم سے یہ جدید فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یک دفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خودبخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہوجائے تو وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہوگیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور وہ حرکت حسبِ استعداد وطبائع دو قسم کی ہوتی ہے۔ حرکتِ تامّہ اور حرکتِ ناقصہ۔ حرکتِ تامّہ وہ حرکت ہے جو روح میں صفائی اور سادگی بخش کر اور عقل اور فہم کو کافی طور پر تیز کر کے رُو بحق کر دیتی ہے۔ اور حرکتِ ناقصہ وہ ہے جو روح

القدس کی تحریک سے عقل اورفہم توکسی قدر تیز ہو جاتا ہے۔مگر بباعث عدمِ سلامت استعداد کے وہ رُو بحق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مصداق اس آیت کا ہو جاتا ہے کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرۃ:11) یعنی عقل اورفہم کے جنبش میں آنے سے پچھلی حالت اس شخص کی پہلی حالت سے بدتر ہو جاتی ہے۔جیسا کہ تمام نبیوں کے وقت میں یہی ہوتا رہا کہ جب ان کے نزول کے ساتھ ملائک کا نزول ہوا تو ملائک کی اندرونی تحریک سے ہر یک طبیعت عام طور پر جنبش میں آ گئی۔تب جو لوگ راستی کے فرزند تھے وہ ان راستبازوں کی طرف کھنچے چلے آئے اور جو شرارت اور شیطان کی ذریت تھے وہ اس تحریک سے خوابِ غفلت سے جاگ تو اٹھے اور دینیات کی طرف متوجہ بھی ہو گئے لیکن بباعث نقصان استعداد حق کی طرف رخ نہ کر سکے۔سو فعل ملائک کا جو ربانی مصلح کے ساتھ اترتے ہیں، ہر یک انسان پر ہوتا ہے۔لیکن اس فعل کا نیکوں پر نیک اثر اور بدوں پر بد اثر پڑتا ہے۔.........اور جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر چکے ہیں یہ آیتِ کریمہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرۃ:11)۔اسی مختلف طور کے اثر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں وہ نبی اور وہ کتاب جو اس کو دی گئی ہے آسمان سے نازل ہوتی ہے اور فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے۔درحقیقت اس لیلۃ القدر کا دامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔اور جو کچھ انسانوں میں دلی اور دماغی قویٰ کی جنبش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک ہو رہی ہے وہ لیلۃ القدر کی تاثیریں ہیں۔صرف اتنا فرق ہے کہ سعیدوں کے عقلی قویٰ میں کامل اور مستقیم طور پر وہ جنبشیں ہوتی ہیں اور اشقیاء کے عقلی قویٰ ایک کج اور غیر مستقیم طور سے جنبش میں آتے ہیں۔اور جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو یہ تحریکیں ایک بڑی تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں۔ بلکہ اسی زمانہ سے کہ وہ نائب رحمِ مادر میں آوے، پوشیدہ طور پر انسانی قویٰ کچھ کچھ جنبش شروع کرتے ہیں اور حسبِ استعداد اُن میں ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔اور اس نائب کو نیابت کے اختیارات ملنے کے وقت تو وہ جنبش نہایت تیز ہو جاتی ہے۔

پس نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول کے وقت جو لیلۃ القدر مقرر کی گئی ہے وہ درحقیقت اس لیلۃ القدر کی ایک شاخ ہے یا یوں کہو کہ اس کا ایک ظلّ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے۔خدائے تعالیٰ نے اس لیلۃ القدر کی نہایت درجہ کی شان بلند کی ہے جیسا کہ اس کے حق میں یہ آیتِ کریمہ ہے کہ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (الدخان:5) یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے، ہر یک حکمت اور معرفت کی باتیں دنیا میں شائع کر دی جائیں گی اور انواع واقسام کے علومِ غریبہ وفنونِ نادرہ وصناعات عجیبہ صفحہ عالم میں پھیلا دیئے جائیں گے۔اور انسانی قویٰ میں موافق ان کی مختلف استعدادوں اور مختلف قسم کے امکان بسطت علم اور عقل کے جو کچھ لیاقتیں مخفی ہیں یا جہاں تک وہ ترقی کر سکتے ہیں سب کچھ بمنصۂ ظہور لایا جائے گا۔لیکن یہ سب کچھ ان دنوں میں پُرزور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی نائب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوگا۔ درحقیقت اسی آیت کو سورۃ الزلزال میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے کیونکہ سورۃ الزلزال سے پہلے سورۃ القدر نازل کر کے یہ ظاہر فرمایا گیا ہے کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کلام لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوتا ہے اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں ہی دنیا میں نزول فرماتا ہے۔ اور لیلۃ القدر میں ہی وہ فرشتے اترتے ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ضلالت کی پُرظلمت رات سے شروع کر کے طلوعِ صبح صداقت تک اسی کام میں لگے رہتے ہیں کہ مستعد دلوں کو سچائی کی طرف کھینچتے رہیں"۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 155 تا 160)

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

لیلۃ القدر کے حوالے سے ایک بہت اہم بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اصل لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس لیلۃ القدر کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہے کہ نیک لوگ سیدھے راستے کی طرف آرہے ہیں۔ آج بھی اس لیلۃ القدر کا وہی فیض ہے جو نیکی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بن رہا ہے۔ لیکن جو بدبخت ہیں، بدقسمت ہیں وہ راستے سے ہٹے ہوئے ہیں اور ہٹتے چلے جارہے ہیں۔ ذریت شیطان بن رہے ہیں۔ تباہی کے گڑھے میں گرتے چلے جارہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیلۃ القدر کا زمانہ آپ کے نائب اور مسیح موعود کے ذریعے دوبارہ ظلی طور پر قائم ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اس زمانے کی لیلۃ القدر کی قدر اور پہچان کر کے ہم لیلۃ القدر کو پاسکتے ہیں۔ پس لوگوں کی حالتوں، دین پر صحیح ہونا اور سعید فطرت بنتے ہوئے فیض اٹھانا یا اپنے زعم میں دین کے ٹھیکے دار بن کر دین کے نام پر ظلم و بربریت پھیلانا اور خون کرنا اسی طرح مختلف طریقوں سے ایجادات کا پھیلاؤ، ان میں بعض ایجادات جو استعمال ہو رہی ہیں وہ انسانی قدروں اور اخلاق کی پامالی کا ذریعہ بن رہی ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جو مومنوں کے فائدے کے لئے ہیں۔ کلامِ الٰہی اور علم و فضل کے پھیلانے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ تو یہ جو سب مثبت اور منفی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آمد اور لیلۃ القدر ہونے کا ثبوت ہیں۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتوں کے اترنے کا سلسلہ مطلع الفجر تک رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا وہ خاص زمانہ تھا جس میں فرشتے سلامتی لے کر اترتے رہے، یہاں تک کہ آپ کا اس دنیا سے واپسی کا وقت آ گیا۔ آپ نے کامیابیاں دیکھیں، فتوحات دیکھیں۔ اسلام کا غلبہ ہوگیا۔ یہ مطلع الفجر تھا، وہ زمانہ تو لوٹ کر نہیں آسکتا۔ جب دین کامل ہوا، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پوری ہوئیں، کامل اور مکمل شریعت قرآنِ کریم کی صورت میں نازل ہوئی تو وہ ایک دور تھا جو گزر گیا۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نائب رسول کے زمانے میں ظلی طور پر یہ ظہور میں رہتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانے میں یہ روشن صبح جو تھی وہ تیس سال تک رہی، اور پھر آہستہ آہستہ روحانی اندھیرے پھیلنے شروع ہوئے اور مکمل اندھیرا زمانہ بھی آ گیا جو آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ پھر آپ کے ظل کی بعثت کے ساتھ ظلّی طور پر

لیلۃ القدر کا ایک نیا زمانہ شروع ہو گیا۔ اب ہم جس زمانے سے گزر رہے ہیں یہ مطلع الفجر کے بعد کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک لحاظ سے وہ دور بھی ختم ہوا۔ یہ دن جو طلوع ہوا ہے تو اس سے فیض پانے کے لئے اس زمانے میں اسلام اور احمدیت کے لئے جو فتوحات مقدر ہیں ان کو دنیاوی جاہ وحشمت سے بچانے کے لئے اور روحانیت کے معیار اونچے کرتے رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال بار بار رمضان میں لیلۃ القدر کی یاددہانی کرواتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اور وہ تا قیامت قائم رہے گا۔ یعنی ایک لحاظ سے تو آپ کے وصال اور قرآنِ کریم کے اترنے کے ساتھ یہ ختم ہو گیا اور طلوعِ فجر ہوا لیکن ایک لحاظ سے جاری رہے گا کہ قرآن اور رمضان کے حق ادا کرو۔ تو امت کو بھی اس میں پیغام ہے کہ اُمّت بھی رمضان میں ایک رات جو لیلۃ القدر کی رات کہلاتی ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار کے روحانی ماحول کو پیدا کر کے مؤمنوں پر احسان کیا ہے۔ پس اگر اس احسان کا احساس کرتے ہوئے ہم اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری شدہ فیض سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ ہمارے دشمن جو اپنے زعم میں ہم پر دن رات تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں اندھیروں میں دیکھنا چاہتے ہیں، ہماری تباہی چاہتے ہیں اور اپنے زعم میں ہمیں برباد کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ الٰہی جماعتیں تو کبھی ضائع نہیں ہوتیں نہ برباد ہو سکتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ تنگیاں جو آج کل ہمارے اوپر خاص طور پر پاکستان میں پیدا کی جا رہی ہیں، یہ لیلۃ القدر کے سامان لے کر آئیں اور پھر ہم مطلع الفجر کا وہ نظارہ دیکھیں جو ہمیشہ کی سلامتی اور فتوحات کی صورت میں ظاہر ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27/08/2010)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31)

دیکھو! یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے،

ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔

جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔

جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے

کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 266 جدید ایڈیشن ربوہ)



خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خلاصہ خطبہ جمعۃ المبارک

23/مارچ کی مناسبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں مسیح موعود کی بعثت کا تذکرہ نیز پاکستانی احمدیوں اور امت مسلمہ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔

☆......جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 23/مارچ کا دن بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ 23/مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کے آغاز سے جماعت کی بناڈالی تھی۔

☆......جب ہم بیعت میں آئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام روشن کریں گے، اسلام کا نام روشن کریں گے اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے تو پھر ہمیں صحابہؓ کا رنگ بھی اختیار کرنا ہوگا۔

☆......آج یہ اس جماعت کا کام ہے کہ وہ مسیح موعودؑ کے کام کو آگے بڑھائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسلام، قرآن پر اعتراض کرنے والوں کے مدلل جواب دیں اور اس فتنے کا سر کچلیں۔

☆......پاکستان کے احمدیوں، مسلمان امت اور فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعا کی تازہ تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21/مارچ 2025 بمطابق 21/امان 1404ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

یہ خطبہ جمعہ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کے

حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پرسوں 23/مارچ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 23/مارچ کا دن بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ 23/مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کے آغاز سے جماعت کی بناڈالی تھی۔ آپؑ کی بعثت عین اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تھی۔ اس وقت اسلام کی کشتی ڈانواں ڈول ہی تھی۔ اب بھی مذہبی اور سیاسی اور دنیاوی لحاظ سے بھی ناگفتہ بہ ہے۔ گو کئی مسلمان ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن ان کی اہمیت اور وقار ضائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت جب آپؑ نے بیعت لی اس وقت مسلمانوں کی حالت پر آپؑ کا دل خون کے آنسو روتا تھا۔ اسلام پر خاص طور پر عیسائیت کی طرف سے تابڑ توڑ حملے ہو رہے تھے۔ کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ مسلمان علماء ڈرتے رہتے تھے۔ لاکھوں مسلمان عیسائیت کی گود میں گر رہے تھے۔

اس وقت جب مسلمانوں کی یہ حالت تھی تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے اور اسلام کے دفاع میں ایک جری اللہ کا کردار ادا کیا۔ آپؑ نے تمام مذاہب جو اس زمانہ میں موجود تھے جو بھی اسلام اور بانیٔ اسلامؐ پر تقریروں اور تحریروں سے ناپاک حملے کر رہے تھے کو جواب دیا۔

بیعت لینے سے پہلے آپؑ نے اس درد کی وجہ سے ایک کتاب بھی لکھی جو براہین احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں آپ نے دشمنوں کے، مخالفین اسلام کے حملوں کے دندان شکن جواب دیے۔ اور آپ نے اس میں قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے اور بے نظیر کتاب ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے اور صادق اور آخری نبی ہونے کے ناقابلِ تردید دلائل پیش فرمائے۔ فرمایا کہ جو ان دلائل کو ردّ کرے گا اس کے لیے چیلنج ہے۔ فرمایا جو اس کا تیسرا یا چوتھا یا پانچواں حصہ بھی ردّ کر دے تو دس ہزار روپے انعام دوں گا جو اس وقت ایک بہت بڑا انعام تھا۔ اس وقت مسلمانوں کو حوصلہ ہوا کہ اسلام بھی کوئی مذہب ہے۔ علماء نے بڑی تعریف کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اسلام کی اس خدمت کی وجہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم سے بیعت لیں۔ لیکن آپؑ کو اس وقت حکم نہ تھا لیکن جب حکم ہوا تو بیعت لی۔ پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ یہ بھی اعلان کر دو کہ تم مسیح موعود اور مہدی معہود ہو۔ آپؑ نے دسمبر 1888 میں تبلیغ کے نام سے بیعت کے لیے اعلان شائع فرمایا کہ اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ یعنی جب تو عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں خدا سے بیعت کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے نشانات بھی دکھائے جن میں خاص طور پر کسوف و خسوف کا آسمانی نشان ہے۔ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرے مہدی کی آمد کا خاص نشان ہے جو مقررہ تاریخوں پر لگنا تھا۔ جو 1894ء میں مشرق میں اور 1895ء میں مغرب میں لگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ضمناً یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رمضان میں بھی چاند گرہن اور سورج گرہن لگنا ہے۔ اور انہی تاریخوں میں لگنا ہے اور آئندہ بھی ہو سکتا ہے کہ لگتا رہے۔ لیکن جو چاند اور سورج گرہن آپؑ کے زمانے میں لگا اور آپؑ کے دعویٰ کے بعد لگا اس کی اپنی اہمیت ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے ایک فرقان اور نشان مانگا تھا جو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا۔ بعض احمدی ان دنوں میں جو گرہن لگ رہا ہے اسے نشان بتاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہرحال اگر نشان سمجھنا بھی

تھا تو یہ ایک تسلسل ہے جو جاری ہے۔

یہ واضح کر دوں کہ آپؑ کے زمانے میں لگنے والا گرہن مشرق و مغرب میں لگا تھا۔ اس سال کا گرہن مغرب میں لگ رہا ہے اور یہ لگ بھی تھوڑے حصے میں رہا ہے۔ سورج کا 25/30 فیصد حصہ کور ہو گا۔ آپؑ کے زمانہ میں 75/100 فیصد تک لگا تھا۔ جب شروع ہوا تو حضرت مسیح موعودؑ کو دکھایا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ ہم نے تو دیکھ لیا لیکن مخالفین اس سے کوئی اثر نہ لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؑ نے 12 جنوری 1889ء کو "تکمیل تبلیغ" کے نام سے اشتہار شائع فرمایا اور اس میں دس شرائط بیعت رکھیں۔ ہم جانتے ہیں ایک احمدی ہونے کے لیے ان دس شرائط پر عمل کرنا اور انہیں بدل و جان قبول کرنا ضروری ہے۔ یہ فرمایا کہ عہد کرے کہ شرک سے بچتا رہوں گا۔ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔ نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوں گا۔ نمازوں کی طرف توجہ دوں گا۔ تہجد پڑھوں گا، گناہوں کی معافی مانگوں گا۔ استغفار کروں گا۔ جوش نہ دکھاؤں گا کہ کسی کو کوئی تکلیف پہنچے۔ اللہ کی رضا پر راضی رہوں گا۔ قرآن کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر عاجزی، فروتنی، مسکینی اور حلیمی کو اپناؤں گا اور تکبر اور نخوت سے بچوں گا۔ بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ بیعت کے اقرار کی مرتے دم تک پابندی کروں گا۔ اور معروف بات کی پیروی کروں گا۔ اور ایسا تعلق رکھوں گا جو دنیا کے رشتے میں نہیں پایا جاتا۔

حضور انور نے شرائط بیعت کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان شرائط پر بہت سے مخلصین نے بیعت کی اور اب تک انہی شرائط پر بیعت کر رہے ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں؟ جماعت احمدیہ میں مخلصین کی ایک بڑی تعداد ہے جو بیعت کرتی ہے اور جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔ تیار رہتی ہے کہ دین کی عظمت قائم کریں اور اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے عشق کا حال جو حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھا اس کا نقشہ آپ کے ایک اقتباس میں یوں ملتا ہے۔ فرمایا کہ مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے، "صلی اللہ علیہ وسلم" (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اُس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لیے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ باتیں تھیں عشقِ رسولؐ تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس عشق و محبت کی وجہ سے یہ مقام دیتا ہوں کہ مسیح و مہدی ہونے کا اعلان کرو اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا وعدہ آج پورا کرتا ہوں اور تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور پھر آپؑ نے اس کا حق ادا کیا۔

پھر آپؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ مسیح موعود کے ساتھ صحابہؓ جیسے لوگ ہوں گے۔ پس جب یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے،

جب ہم بیعت میں آئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام روشن کریں گے ، اسلام کا نام روشن کریں گے اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے تو پھر ہمیں وہ صحابہؓ کا رنگ بھی اختیار کرنا ہوگا۔

فرمایا کہ ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لیے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے، ظلم اُٹھائے، طرح طرح کے مصائب اٹھائے، جانیں دے دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس، پیرووٴں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لیے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ سو یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے اور ان میں جو آپس میں تالیف و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان کیا ہے: وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۔ یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی۔ خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعودؑ ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنی جان، مال خدا کی راہ میں دے دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے لیے تو اتنی سختی نہیں۔ یعنی جنگیں نہیں ہوں گی۔ ہمارے لیے تو جو قربانی کا تھوڑا موقع دیا ہے اس میں جان، مال، وقت قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو نصائح پر مشتمل بعض پُر معارف ارشادات کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھو مگر قصے کے طور پر نہیں۔ کہانی کے طور پر نہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ لوگ کیسا خوش الحانی سے قرآن پڑھتے ہیں لیکن حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے انسان کو اپنے اندر چھپی ہوئی اور فراموش ہوئی صداقتوں کو یاد دلانے کے لیے آیا۔

قرآن اِس زمانہ میں بھی ذکر ہے اور اس کو سکھانے کے لیے ایک معلم آسمان سے آیا ہے جو کہ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کا مصداق آج موجود ہے۔

جو ہمارے مخالف ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ یہ خدا کے وعدوں کی قدر نہ کرنے والے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے حلق سے قرآن نیچے نہیں اترتا۔ واعظ کی نصیحت بھی نہیں سنتے۔ خدا تو صبر اور حسن ظن سے کام لینے کے لیے کہتا ہے اور یہ صرف مخالفت کرتے ہیں۔ آج اسلام کے علاوہ کوئی مذہب نہیں جو لوگوں کو زندگی بخش سکتا ہے اور خدا اس کام کو کرنے کے لیے وسائل اپناتا ہے خواہ وہ ہمیں نظر اور سمجھ آئیں یا نہیں۔

جیسے پہلے زمانے میں خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نازل کر کے نور اتارا اس زمانے میں خدا نے مجھے نازل کیا ہے۔ مَیں خدا کی طرف سے ہوں چاہو تو تم مجھے مانو یا نہ مانو۔

خدا نے چاہا کہ آخری دَور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ مسیح موعود کے ہاتھ سے ہی ہو۔ اسی لیے اس کو کاسر صلیب کا لقب دیا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا تب یہ عیسائی فتنہ اس زور سے تھا کہ جو پہلے زمانہ میں نہیں ملتا۔ تو کیا اس فتنہ کے وقت خدا کی غیرت کا تقاضا نہ تھا کہ وہ کاسر صلیب کو بھیجے اس لیے اس نے مسیح موعود کو بھیجا۔

آج یہ اس جماعت کا کام ہے کہ وہ مسیح موعود کے کام کو آگے بڑھائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام، قرآن پر اعتراض کرنے والوں کے مدلل جواب دیں اور اس فتنے کا سر کچلیں۔

یہ خدا کا وعدہ ہے کہ مسیح موعودؑ کی صداقت دنیا میں پھیلنی تھی اور پھیلی ہے اور

پھیلے گی، چاہے اپنے مخالفت کریں یا غیر، اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسیح موعود کیوں آیا جب کہ ہم تمام ارکان اسلام بجا لاتے ہیں؟

اس کا جواب خود حضورؑ نے دیا کہ تمہاری اپنی حالت اس کا جواب ہے کہ باوجود اعمال صالحہ کے نیک اثرات کیوں نہیں نکل رہے۔ ان کے تمام اعمال اعمال صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ محض ایک پوست کی طرح ہیں۔ ایک شیل ہے جس میں مغز نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی تو کمی ہے۔ کیونکہ اصل تقویٰ نہیں رہا۔

مسلمان خود بھی آج یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم تنزل میں ہیں اور ایک مصلح کو آنا چاہیے جو ہماری مدد کرے۔

فرمایا:

یہ ہمارے مخالف بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں کہ ہمارا پیغام ایک طرح سے زمین میں پھیلا رہے ہیں گو مخالفت سے ہی سہی۔

مجھے کہتے ہیں کہ دکانداری پھیلائی ہوئی ہے اگر اس کو درست کہنا ہے تو ہاں ہمارا کام دنیا داری کے لیے مثل مردہ کے ہے۔ ہمارا کام دین کو بدعات سے بچانا ہے اور اسلام سمیت دوسرے ادیان کی حقیقت کو ظاہر کرنا ہے۔ خدا نے بطور رحمت قرآن اور حضور ﷺ کو بھیجا۔ رمضان کے دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اسلامی تعلیمات کو اپنانے اور اس کا دنیا میں پرچار زیادہ سے زیادہ کر کے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں، مسلمان امت اور فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی، آپ نے فرمایا:

آخر میں مَیں پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات میں آسانیاں پیدا فرمائے۔ آج کل مخالفین پورا زور لگا رہے ہیں، ہر طرح تکلیفیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کبھی مسجد کے میناروں کے نام پر، کبھی محرابوں کے نام پر، کبھی نماز پڑھنے کی وجہ سے، جو بھی حیلہ بہانہ ان کو ملتا ہے اس سے ان کا مقصد یہی ہے کہ احمدیوں کو نقصان پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی حفاظت کرے۔

عمومی طور پر مسلمان امت کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور ان کے حالات بہتر کرے، ان پر رحم فرمائے۔ فلسطینی مسلمان جو ہیں ان پر دوبارہ ظلم کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس ظلم سے محفوظ رکھے۔ ان پر رحم فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کیا کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ فلاں رات اس رمضان میں لیلۃ القدر تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں یہ آتا ہے کہ کچھ بجلی چمکتی ہے، ہوا ہوتی ہے اور ترشّح ہوتا ہے، ایک نور آسمان کی طرف جاتا یا آتا نظر آتا ہے۔ مگر اوّل الذکر علامات ضروری نہیں۔ گو اکثر ایسا تجربہ کیا گیا ہے کہ ایسا ہوتا ہے اور آخری علامت نُور دیکھنے کی صلحاء کے تجربہ میں آئی ہے۔ یہ ایک کشفی نظارہ ہے، ظاہر علامت نہیں جسے ہر ایک شخص دیکھ سکے۔ خود مَیں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے لیکن جو کچھ مَیں نے دیکھا ہے دوسروں نے نہیں دیکھا۔ اصل طریقہ یہی ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سارے رمضان میں دعائیں کرتا رہے اور اخلاص سے روزے رکھے، پھر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے”۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 329)

آج کے دن ہمیں خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر زور دینا چاہے

(خلاصہ خطبہ کسوفِ شمس 29/ مارچ 2025)

☆......چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں کسی کی موت کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے یہ گرہن لگتا ہے۔ سو جب سورج اور چاند کو تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز کے لیے مضطرب ہو کے لپکو (حدیث نبوی ﷺ)

☆......یہ نشان جو خاص رمضان میں دوبارہ ظاہر ہوا ہے اور انہی تاریخوں کو ہوا ہے جن کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو ہمیں اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے اور ایمان کو مضبوط کرنے کے ساتھ ذکر الٰہی، صدقات، استغفار کے ساتھ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے دنیا کو اس سے آگاہ کرنے کے لیے بھرپور کوشش بھی کرنی چاہیے۔

☆......تقریباً دو ہزار احباب جماعت کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز کسوف کی ادائیگی اور بصیرت افروز خطبہ کسوف کے حوالے سے رپورٹ

خلاصہ خطبہ کسوفِ شمس سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/ مارچ 2025 بمطابق 29/ امان 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

آج بمطابق 28/ رمضان المبارک 1446ھ دنیا کے بعض حصوں میں سورج گرہن لگ رہا ہے۔ چنانچہ سنت رسول ﷺ کی پیروی میں آج جماعتوں میں نماز کسوف ادا کی گئی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں تقریباً دو ہزار احباب جماعت نے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز کسوف ادا کی۔ نماز سے بہت پہلے ہی احباب جماعت اسلام آباد پہنچنا شروع ہو گئے جہاں ڈیوٹی پر موجود خدام پارکنگ وغیرہ کے انتظامات کو بخوبی سرانجام دے رہے تھے۔ مسجد اور ایوان مسرور کے علاوہ اسلام آباد کے گراؤنڈ میں ایک مارکی بھی نصب



کی گئی تھی جس میں نماز ادا کرنے کا انتظام تھا۔

صبح لگ بھگ ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مبارک میں تشریف لائے اور نماز کسوف کی امامت فرمائی۔ اس نماز کی دو رکعات ہوتی ہیں اور ہر رکعت میں ایک کی بجائے دو رکوع ہوتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ البقرۃ کی پہلی سترہ آیات اور سورۃ البقرۃ کی آیات 255 تا 258 کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور انور نے رکوع کیا جس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ہاتھ باندھ کر دوبارہ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی۔ حضور انور نے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی آیت کو دوہرا کر پڑھا۔ اس کے بعد حضورِ انور نے سورۃ البقرۃ کے آخری رکوع (آیت 285 تا 287) کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور انور رکوع میں چلے گئے۔

دوسری رکعت میں حضور انور نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اور اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی آیات کو دو مرتبہ دوہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے سورت آل عمران کی آیت 26 تا 31 نیز 191 تا 195 کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور نے رکوع کیا جس کے بعد کھڑے ہو کر دوبارہ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی۔ اس مرتبہ حضور نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اور اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی آیات کو دہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے سورۃ الکہف کی پہلی گیارہ آیات نیز آیت 103 تا 111 کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور نے رکوع کیا۔

یاد رہے کہ اس نماز میں حضور انور نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں رکوع، قیام اور سجود کو لمبا کیا۔ نماز کے اختتام کے بعد حضور انور نے خطبہ کسوف ارشاد فرمایا۔

خلاصہ خطبہ کسوف شمس

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج سورج گرہن پر نماز کسوف پڑھی ہے۔ یورپ میں اکثر ممالک میں، امریکہ میں بعض جگہوں پہ، کینیڈا میں، افریقہ کے ممالک میں بشمول موریطانیہ مراکش وغیرہ ان سب جگہوں پہ گرہن لگا۔ اسی طرح روس کے ممالک میں بھی لگا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سورج گرہن پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت تھی کہ دو نفل نماز ادا کیے جائیں۔ خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن استغفار اور صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس بارے میں احادیث میں بعض روایات ملتی ہیں کہ جب سورج گرہن لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تیزی سے اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ لوگوں کو جمع کرو۔ نماز باجماعت ہوگی، ہم نفل پڑھیں گے۔ تو اس کے لیے اذان کا نہیں کہا۔ اذان نہیں دی جاتی اس میں بلکہ یہ فرمایا کہ اعلان کرو کہ لوگ جمع ہو جائیں۔ چنانچہ لوگ جمع ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی نماز پڑھائی جس کی دو رکعات تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے حضرت عائشہؓ کی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مکہ میں بھی آپؐ نے نماز پڑھائی لیکن مکّے میں تو جمع نہیں ہو سکتے تھے اس لیے وہاں کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔ مدینہ میں ہی کسوف کی نماز پڑھائی۔ بہر حال حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا۔ آپ مسجد میں گئے۔ لوگ آپؐ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور بہت لمبی قراءت کی۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر آپؐ نے سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا اور لمبی قراءت کی جو کہ پہلی قراءت سے کم تھی۔ پھر آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا۔ اس طرح آپؐ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے اور سورج نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پہلے ظاہر ہو گیا تھا یعنی کہ گرہن اس وقت ختم ہو گیا تھا۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی جس تعریف کے وہ لائق ہے تعریف کی اور فرمایا:

چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں کسی کی موت کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے یہ گرہن لگتا ہے۔ سو جب سورج اور چاند کو تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز کے لیے مضطرب ہو کے لپکو یعنی فوری طور پر نماز ادا کرو نفل پڑھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کا کچھ حصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں۔ کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے سو جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس دوران جب آپؐ نماز پڑھا رہے تھے تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے پیچھے حرکت کرتے دیکھا۔ اس پر انہوں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ ایک دم پیچھے ہٹ گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت مَیں نے جنت کا نظّارہ دیکھا تھا اور اس جنت میں سے ایک خوشہ لینے کو ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا قائم رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور پھر مجھے آگ دکھائی گئی۔ میں نے کوئی ایسا بھیانک نظارہ نہیں دیکھا جیسے آج اس آگ کا دیکھا تھا۔ اس کو دیکھ کر پھر میں ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی تائید میں اَور بھی بہت ساری روایات ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا نماز کے بعد خطبہ دینا بھی مسنون ہے۔ اس لیے جب بھی یہ نماز پڑھی جائے اس کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب سورج گرہن لگا تو اس وقت آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی تو بعض

روایات میں آتا ہے کہ لوگوں نے خیال کیا کہ شاید یہ گرہن اس وجہ سے لگا ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ اس کا کسی کی موت اور زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں انٹرنیٹ پر دیکھ رہا تھا تو وہاں بھی یہ معلومات ہیں کہ آپؐ کے صاحبزادے کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا تو یہ معلومات وہاں غلط ہیں۔ پتا نہیں کس نے اس میں ڈالی ہیں اور عام طور پر لوگ عموماً سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح معلومات ہوتی ہیں لیکن غلط ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات جو مختلف ذریعوں سے ملی ہیں یہی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس کا کسی کی موت یا زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمام روایات اس بات کی نفی کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جماعت میں بھی چاند سورج گرہن کی خاص اہمیت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے خاص دنوں میں چاند سورج گرہن کی نشانی مسیح و مہدی کے آنے کی نشانی کے طور پر بیان فرمائی ہے اور اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد 1894 میں مشرق میں اور 1895 میں مغرب میں یہ گرہن لگا تھا چاند کو بھی سورج کو بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور مجالس میں اس کا بہت ذکر فرمایا ہے۔ ایک کتاب ”نور الحق“ کے حصہ دوم کا ایک اقتباس میں یہاں پیش کر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لیے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں، جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لیے تحدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا۔ سو خدا سے ڈرو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے سمجھانے کے لیے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لیے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لیے ہیں اور اس وقت ظاہر ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور اسی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں اور نیک کاموں کی طرف جلدی کریں جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی حسب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غم خواری اور جناب الٰہی میں تذلل۔ پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر







ایسے اسباب شر کے جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف ان کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف کے موجبات کو دور کر دیں۔

پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریقے سکھلا دیئے۔ اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں۔ اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے پس وہ نیک عمل اس کی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جس کے اسباب مہیا ہو گئے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ اس عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو ردّ کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونوں جمع نہیں ہوتیں مگر دعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہے جب ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ سو دعا کرنے والوں کو خوشخبری ہے۔

آج کے دن ہمیں خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر زور دینا چاہیے۔ مَیں نے ذاتی طور پر بھی صدقے دیئے ہیں جماعت نے بھی صدقے دیئے ہیں مختلف جگہوں پر جماعت کے افراد کو بھی چاہیے کہ جن کو توفیق ہے وہ صدقات دیں۔ اسے ہم صرف تماشا سمجھ کر نہ دیکھیں کہ عینک لگائی، کالے شیشے لگائے یا کوئی اَور چیز استعمال کی تو دیکھ لیا بلکہ آج کے دن ہمیں بہت زیادہ استغفار کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کو طلب کرنا چاہیے اس کے حضور عاجزی سے جھکنا چاہیے۔

یہ نشان جو خاص رمضان میں دوبارہ ظاہر ہوا ہے اور انہی تاریخوں کو ہوا ہے جن کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو ہمیں اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے اور ایمان کو مضبوط کرنے کے ساتھ ذکر الٰہی، صدقات، استغفار کے ساتھ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے اور دنیا کو اس سے آگاہ کرنے کے لیے بھرپور کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں کوئی دعا یا کوئی خطبہ ثانیہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد یہ ختم ہو جاتا ہے۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔



عید یہ عہد کرنے کا دن ہے کہ ہم سب نیکیوں کو جاری رکھیں گے

(خلاصہ خطبہ عید الفطر)

یہ عید صرف خوشی منانے کا دن نہیں بلکہ یہ عہد کرنے کا بھی دن ہے کہ اب ہم ان سب نیکیوں کو جاری رکھیں گے۔ اگر یہ ہوگا تو تب ہی ہماری عید حقیقی عید ہوگی۔

☆......عید ہمیں یہ سوچنے کا پیغام دیتی ہے کہ ہم نے آئندہ نیک باتوں کو جاری رکھنا ہے اور برائیوں سے بچنا ہے۔ اگر آج عید منانے کے بعد ہم اپنی اُسی حالت پر واپس چلے گئے جو حالت رمضان سے پہلے ہم میں سے بعض کی تھی یا اگر ہمارے قدم ترقی کی طرف نہ بڑھے تو یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہوگی مومن کی شان تو یہی ہے کہ وہ نیکیوں میں مسلسل آگے سے آگے بڑھتا ہے۔

☆......بہت ساری جگہوں پر بہت سے مجبور احمدی بلا وجہ نام نہاد قانون کی گرفت میں ہیں جیسا کہ پاکستان میں کہ جو مذہبی آزادی سے نمازِ عید بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ موقع عطا فرمائے کہ وہ حقیقی عید منانے والے ہوں، اپنے آپ کو خدا کے قریب لانے والے ہوں اور عید کی ظاہری خوشیاں بھی منا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات جلد دُور فرمائے۔

☆......اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے یہ لوگ حقیقی معنوں میں خدا کا دامن پکڑ سکیں، اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کر کے یہ لوگ خدا کی رضا کو پا سکیں اور حقیقی عید منا سکیں۔

☆...... پاکستان کے احمدیوں کے حوالے سے خصوصی دعا کی تحریک اور عید مبارک کا تحفہ۔

☆......ساڑھے چار ہزار کے قریب احباب جماعت کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نمازِ عید کی ادائیگی کے حوالے سے ایک رپورٹ

(اسلام آباد ٹلفورڈ) آج یکم شوال 1446ھ بمطابق 31/ مارچ 2025ء برطانیہ میں عید الفطر کا دن ہے۔ یاد رہے کہ دنیا کے بعض ممالک میں کل بروز اتوار بھی عید الفطر منائی گئی تاہم دنیائے احمدیت میں حقیقی عید امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید سے ہی ہوتی ہے جسے سننے اور دیکھنے کے لیے ہر احمدی منتظر ہوتا ہے۔ برسبیل تذکرہ یہاں اظہارِ تشکر کے طور پر یہ عرض کر دینا بھی برمحل ہوگا کہ بلا شبہ یہ احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی انتہائی خوش قسمتی اور خلافت احمدیہ کی عظیم الشان برکات کا ہی ایک ثمر ہے



کہ گذشتہ چار روز میں تین مرتبہ (خطبہ جمعہ، خطبہ کسوفِ شمس اور خطبہ عید الفطر) کے مواقع پر براہ راست حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرمعارف خطبات سننے اور دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو لمبی، فعال عمر عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی تمام نصائح پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمازِ عید کی امامت فرمانے کے لیے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجے کے قریب مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ سنتِ رسول ﷺ کی پیروی میں حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور منبر پر رونق افروز ہوئے اور پُرمعارف خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا۔

خلاصہ خطبہ عید الفطر

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رمضان کل ختم ہوا اور آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر منا رہے ہیں۔ اس لیے خوشی کا دن منا رہے ہیں کہ جن نیکیوں کو ہم نے رمضان میں کیا اور جن نیکیوں کو بجالانے کا ہم نے عہد کیا، تجدید کی، اُن کی خوشی منائی جائے۔ پس یہ عید صرف خوشی منانے کا دن نہیں بلکہ یہ عہد کرنے کا بھی دن ہے کہ اب ہم ان سب نیکیوں کو جاری رکھیں گے۔ اگر یہ ہوگا تو تب ہی ہماری عید حقیقی عید ہوگی۔

صرف برائیوں سے بچنا تقویٰ نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ نیکیوں پر قائم ہونا اور ان کو جاری رکھنا ہے۔ آج ہم اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر مضبوطی سے ہمیشہ قائم رہیں گے۔

عید صرف کھانے پینے، کھیلنے کودنے یا نئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ عید ہمیں یہ سوچنے کا پیغام دیتی ہے کہ ہم نے آئندہ نیک باتوں کو جاری رکھنا ہے اور برائیوں سے بچنا ہے۔ اگر آج عید منانے کے بعد ہم اپنی اُسی حالت پر واپس چلے گئے جو حالت رمضان سے پہلے ہم میں سے بعض کی تھی یا اگر ہمارے قدم ترقی کی طرف نہ بڑھے تو یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہوگی مومن کی شان تو یہی ہے کہ وہ نیکیوں میں مسلسل آگے سے آگے بڑھتا ہے۔

آج کے دن ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم اس عہد پر کاربند رہنے کے لیے خود کو تیار پاتے ہیں؟ کیا ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدے کو پورا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں؟ اصولاً تو یہ ہونا چاہیے کہ عید الفطر ہمیں یہ نظارہ دکھائے کہ ایک ماہ کے روزوں سے ہمیں





خدا مل گیا ہے، اگر خدا مل جائے تو تب تو نیکیوں میں ترقی نظر آنی چاہیے۔

عید کا دن صرف خوشیاں منانے کا دن نہیں بلکہ یہ عبادات کی طرف خاص توجہ کرنے کا دن ہے، اس دن ہم پر بقیہ دنوں کی نسبت زیادہ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ باقی دنوں میں تو ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں لیکن عید کے دن ہم پر چھ نمازیں فرض ہوجاتی ہیں۔ پس یہ عبادات کے لیے ایک خاص دن ہے اور اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔

اگر ہمیں خدا نہیں ملا، اگر ہم اس کی عبادت کا حق ادا نہ کر سکے اور حقوق العباد ادا نہیں کر پائے، اگر ہم نے خدا کو پانے کا حق ادا نہیں کیا تو پھر صرف خوشیاں منانا تو عید کا مقصد نہیں۔ حقوق العباد بھی ادا کرنا ضروری ہیں، یہ بھی ایک قسم کی عبادت ہے۔ ایسا شخص جسے خدا نہیں ملا اس کی مثال حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے پاگل سے دی ہے جسے ہیرے جواہرات کی پہچان ہی نہیں اور وہ شیشے کے ٹکڑے کو ہیرا سمجھتا ہے۔ جب انسان کا خدا سے خاص تعلق پیدا ہوگا تو تب ہی وہ خدا کو شناخت کر سکے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اسے اپنی پہچان اور معرفت عطا کرتا ہے۔ ایک حقیقی مومن کی خوشی تو یہی ہے کہ وہ خدا کو حاصل کر لے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک ماں کو اپنے گم شدہ بچے کے ملنے کی جس قدر خوشی ہوتی ہے خدا کو اپنے بندے کے اُس کی طرف واپس آنے پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ عید کا دن بے شک مبارک دن ہے مگر ایک دن اس سے بھی زیادہ مبارک دن ہے اور وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے، یہ دن جمعے اور عید کے دن سے بھی بڑھ کر خوشی کا دن ہے۔

فرمایا حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے، ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا شرط ہے ورنہ محض توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ جس میں انسان اپنے بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ کے ساتھ سچا عہدِ صلح باندھ لے اور اس کے احکام کے لیے اپنا سرخم کر دے تو کیا شک ہے کہ اُس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کی بدعملیوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جائے گا اور اس طرح وہ انسان وہ چیز پالے گا جس کی گویا اسے امید ہی نہ تھی۔

دنیا میں آج کل اتنی غلاظتیں ہیں لیکن ان دنوں میں جب ایک مومن اللہ تعالیٰ کی خاطر روزے رکھتا ہے اور اُس کا قرب پانے کی

کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر بہت زیادہ دیتا ہے۔ جب ہم ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے تو ہم اور ہمارا خاندان اُن حقیقی عید کی خوشیوں کو پانے والا ہو گا جو عید کا اصل مقصد ہے۔

اللہ کرے کہ ہم اب اُن نیکیوں کو جاری رکھنے والے بنیں جو ہم نے رمضان میں اختیار کرنے کی کوشش کی تھی اگر رمضان میں تراویح یا تہجد کے لیے مساجد میں آرہے تھے تو اب گھروں میں کچھ نہ کچھ نوافل کا اہتمام کرنے والے ہوں اللہ کرے کہ ہم حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں، ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ یہ پاک تبدیلی ہمارے اندر پیدا کرتا چلا جائے۔

حضورِانور نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعائیں بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔

بہت ساری جگہوں پر بہت سے مجبور احمدی بلاوجہ نام نہاد قانون کی گرفت میں ہیں، جیسا کہ پاکستان میں کہ جو مذہبی آزادی سے نمازِ عید بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ موقع عطا فرمائے کہ وہ حقیقی عید منانے والے ہوں، اپنے آپ کو خدا کے قریب لانے والے ہوں اور عید کی ظاہری خوشیاں بھی منا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات جلد دُور فرمائے۔

آج بھی بڑی خوف کی حالت میں انہوں نے عید کی نماز پڑھی ہے، وقت بدل بدل کر اور جگہیں بدل بدل کر نماز ادا کی ہے۔ کراچی میں اور بعض جگہوں پر نمازیں پڑھنے سے روکا بھی گیا اور مساجد پر مخالفین نے حملے بھی کیے قانون نافذ کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ حملہ کرنے والوں کو روکتے، انہوں نے ہماری مساجد کو تالے لگا دیئے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان مخالفین کی پکڑ کے سامان کرے۔ آمین

بیماروں کے لیے بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو صحت دے انسانیت ، اسلام اور جماعت کی خاطر مالی اور ہر طرح قربانی کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ اپنے افضال نازل فرمائے۔ آمین

شہداء کے بچوں کے لیے، اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لیے، واقفینِ زندگی کے لیے، عمومی طور پر امّتِ مسلمہ کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے یہ لوگ حقیقی معنوں میں خدا کا دامن پکڑ سکیں، اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کر کے یہ لوگ خدا کی رضا کو پا سکیں اور حقیقی عید منا سکیں۔

خطبہ ثانیہ کے اختتام پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ فرما کر تمام احباب جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کو عید مبارک کا تحفہ عنایت فرمایا۔

پاکستان کے احمدیوں کے حوالے سے
خصوصی دعا کی تحریک اور عید مبارک کا تحفہ

بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ پاکستان کے لوگوں کو مستقل دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کافی سخت حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں ان کے لیے عید مبارک کرے۔ ان سب کو عید مبارک ہو۔ بے چارے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ بظاہر مایوسی ہے لیکن انہیں فکر نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ جلد حالات بدلے گا۔ (آمین)

بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد کے بعض مقامات کا دورہ فرمایا جہاں پر نماز عید ادا کی گئی تھی۔ آج اسلام آباد میں ساڑھے چار ہزار کے قریب احباب جماعت نے حضورِانور کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر دو سو سے زائد خدام نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

امن کا مینار 2025

سکاٹش خیراتی اداروں کو 18,000 پاؤنڈ سے زائد کی رقم موصول ہوئی

رپورٹ از: ارشد محمود خان، سکاٹ لینڈ نامہ نگار







مجلس انصاراللہ سکاٹ لینڈ نے اپنا سالانہ ”بیکن آف پیس سکاٹ لینڈ چیریٹی چیک تقریب اور افطار ڈنر اتوار، 16 مارچ 2025 کو بیت الرحمان مسجد گلاسگو میں منعقد کیا۔

اس تقریب میں جمع کی گئی رقم 2024 بیکن آف پیس سکاٹ لینڈ 5K فن واک/دوڑ کے ذریعے حاصل کی گئی تھی جس کا اہتمام AMEA سکاٹ لینڈ نے کیا تھا۔ 18,000 پاؤنڈ سے زائد کی رقم جو جمع کی گئی تمام رقوم پر مشتمل تھی سکاٹ لینڈ بھر کے مستحق خیراتی اداروں میں تقسیم کی گئی جس سے معاشرے کے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی عزم کا اظہار ہوتا ہے۔

پروگرام کا آغاز 4:30 بجے قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمے سے ہوا۔ مسٹر احمد اوسو-کونادو، چیئرمین بیکن آف پیس سکاٹ لینڈ نے خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد حاضرین کو کئی ویڈیوز دکھائی گئیں جن میں عالمی احمدیہ مسلم جماعت، خلافت، رمضان ڈائری، مجلس انصاراللہ سکاٹ لینڈ کی انسانیت نواز سرگرمیوں، چیریٹی واکس، رمضان فرسٹ شامل تھیں۔

امام فخر آفتاب، مبلغ گلاسگو نے رمضان میں خیرات کی اہمیت پر ایک اہم خطاب کیا۔ ڈاکٹر عبدالحئی ریجنل امیر سکاٹ لینڈ نے مستحق خیراتی اداروں کے نمائندوں کو چیکس پیش کیے۔

چیکس کی تفصیلات درج ذیل تھیں:

-CHAS کو 530 پاؤنڈ

اور خیرات کا تعلق، برکینا فاسو کا مسرور ہسپتال کمپلیکس، اور ہیومینٹی

میکملین کینسر سپورٹ کو 2,650 پاؤنڈ

-BJO امرا چیریٹی کو 1,000 پاؤنڈ

گلاسگو چلڈرن ہسپتال چیریٹی کو 4,260 پاؤنڈ

بیٹسن کینسر چیریٹی کو 1,000 پاؤنڈ

افغان ویمن ایمپاورنگ فیوچرز کو 600 پاؤنڈ

آئبروکس پرائمری اینڈ نرسری اسکول کو 250 پاؤنڈ

ہیومینیٹی فرسٹ کو 4,880 پاؤنڈ

برکینا فاسو کا مسرور ہسپتال کمپلیکس کو 3,050 پاؤنڈ

خیراتی اداروں کے نمائندوں نے AMEA سکاٹ لینڈ کے دل کھول کر عطیات عطا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

ایلسن تھیولس سابق رکن پارلیمنٹ نے بیکن آف پیس 2025 کا آغاز کیا اور AMEA کی خیراتی کوششوں کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر عبدالحئ ریجنل امیر سکاٹ لینڈ نے اپنے اختتامی کلمات پیش کیے۔ تقریب میں 120 سے زائد شرکاء، جن میں 65 غیر مسلم بھی شامل تھے، نے شرکت کی۔ شرکاء میں سیاستدان، مذہبی رہنما، طلباء، طبی پیشہ ور افراد، روٹری سکاٹ لینڈ کے اراکین اور سکاٹش حکومت اور پولیس سکاٹ لینڈ کے سرکاری ملازمین شامل تھے۔

تقریب کے بعد شرکاء نے سوشل میڈیا پر اس کامیاب اجتماع میں شامل ہونے کی خوشی کا اظہار کیا۔ مربّی صاحب گلاسگو نے خاموش دعا کی قیادت کی جس کے بعد مغرب کی اذان ہوئی، روزہ افطار کیا گیا اور پھر Dinner پیش کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قرآن جو خدا کی کتاب ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے جس کے پڑھنے سے ہمیں خدا تعالیٰ کی معرفت عطا ہوتی ہے اس کو بھی رمضان سے ایک خاص نسبت ہے۔ اس لئے رمضان میں اور عبادات کے ساتھ اس کو پڑھنے اور جہاں بھی درسوں کا انتظام ہو وہاں اس کے درس سننے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 31/10/2003)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کی کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے۔ اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر وہ باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآنِ شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں، اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اُسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اَور کیا قابلِ رحم حالت اس قوم کی ہوگی‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 140 جدید ایڈیشن ربوہ)








بڑا افطار

احمدیہ مسلم جماعت برمنگھم ویسٹ اور ڈڈلی

15 مارچ 2025 - بیت الغفور مسجد

الحمدللہ، جماعت برمنگھم ویسٹ اور ڈڈلی نے 15 مارچ 2025 کو بیت الغفور مسجد میں سالانہ بڑا افطار کامیابی کے ساتھ منعقد کیا۔

فروری 2025 میں ہونے والی عاملہ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مارچ 2025 میں افطار ڈنر کا اہتمام کیا جائے لہٰذا دونوں مقامی صدور کی رہنمائی میں تیاریاں جلد ہی شروع کر دی گئیں۔ سیکرٹری تبلیغ حارث شکیل صاحب کی قیادت میں ایک انتظامی کمیٹی بنائی گئی اور ذیلی کمیٹیوں نے دعوت نامے، سیٹ اپ اور ضیافت سمیت تیاریوں کے لیے اپنی کئی ڈیپارٹمنٹل میٹنگیں کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط لکھا گیا۔ مختلف سیاستدانوں، خیراتی اداروں، یونیورسٹیوں، سکولوں، کالجوں اور دیگر مہمانوں کو ای میل کے ذریعے دعوت نامے بھیجے گئے۔ اس کے علاوہ مسجد کے اردگرد پڑوسیوں کو پرنٹڈ دعوت نامے دیئے گئے اور جماعت کے تمام اراکین کو اپنے دوستوں، پڑوسیوں اور سکولوں کے اساتذہ کو دعوت دینے کی ترغیب دی گئی۔ تمام معاونوں کو اپنے تبلیغی مہمانوں کو لانے کے ہدف دیئے گئے اور انہوں نے ہال کے سیٹ اپ اور سجاوٹ کے انتظامات میں بھی مدد کی۔

تقریب کا آغاز قرآن پاک کی خوبصورت تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمے سے ہوا۔ صدر جماعت برمنگھم ویسٹ نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

مہمان مقررین میں ڈڈلی کی میئر ہلیری بلز، ہیلیز ووین کے ایم پی الیکس بالینجر، کاؤنٹر ٹیررزم پولیس کے جیمز سمرز، ریورنڈ ہیزل اور کئی کونسلرز شامل تھے۔ اس کے بعد ڈڈلی جماعت کے صدر نے شکریہ کا اظہار کیا۔

کلیدی خطاب میں امام جماعت احمدیہ عمران خالد صاحب نے روزے کی اہمیت پر ایک پراثر تقریر کی۔ انہوں نے اسلام کے خوبصورت تعلیمات کو اجاگر کرتے ہوئے وضاحت کی کہ رمضان کے روزے جو اسلام کا ایک اہم ستون ہیں، قرآن میں تقویٰ، شکر اور خدا کی اطاعت کو فروغ دینے کے لیے فرض کیے گئے ہیں جو مومنوں کو آنحضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں۔ یہ روحانی فوائد فراہم کرتا ہے گناہوں کے خلاف ڈھال اور جنت تک رسائی کا ذریعہ جبکہ صبر اور سخاوت جیسی خوبیوں کو فروغ دیتا ہے ساتھ ہی صحت میں بہتری اور بری عادات ترک کرنے جیسے جسمانی فوائد بھی دیتا ہے۔ رمضان جو قرآن کے نزول کی علامت ہے عبادت، صدقہ اور اجتماعیت کا مہینہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی بڑھتی ہوئی رحم دلی اور پڑوسیوں کے ساتھ بانٹنے کی تعلیم نمایاں ہے۔

آخر میں امام عمران خالد نے حاضرین کو خاموش دعا میں شامل کیا۔

مہمانوں کا تعلق بہت متنوع پس منظر سے تھا اور مختلف نسلی و مذہبی گروہوں کی نمائندگی کی گئی۔ تقریباً 77 بیرونی مہمانوں میں ڈڈلی کی میئر ہلیری بلز، ہیلیز ووین کے ایم پی الیکس بالینجر، کاؤنٹر ٹیررزم پولیس کے جیمز سمرز، ریورنڈ ہیزل اور کئی کونسلرز، دوست، پڑوسی اور اساتذہ شامل تھے۔ قرآن پاک کے مختلف تراجم، امن کے پیغامات اور پمفلٹس دکھانے کے لیے ایک نمائش بھی لگائی گئی۔ مہمانوں نے احمدیہ جماعت کے گرمجوش استقبال کی تعریف کی اور ضیافت ٹیم کے ذریعے تیار کردہ لذیذ کھانے سے لطف اندوز ہوئے۔

بیرونی مہمانوں کے تاثرات ویڈیوگرافک کے ذریعے سے ریکارڈ کرنے کا بھی انتظام کیا گیا جس میں مختلف مہمانوں نے ہماری کوششوں کی بہت تعریف کی اور بعد میں ان ویڈیو کلپس کو ٹویٹر پر پوسٹ کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک روایت ہے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گر جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم کا ایک حصہ شدید زخمی ہو گیا۔ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن اس حالت میں بھی نماز باجماعت کا ناغہ نہیں کیا۔ (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب اذا عاد مریضاً فحضرت الصلاۃ فصلی بھم جماعۃ حدیث نمبر 5658)

پھر غزوۂ احد میں جب لوہے کی کڑیاں آپ کے رخسارِ مبارک میں ٹوٹنے کی وجہ سے آپ انتہائی زخمی تھے اور تکلیف کی حالت میں تھے تو اس دن بھی جب اذان کی آواز سنی تو اسی طرح نماز کے لئے تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لایا کرتے تھے۔ (ماخوذ از شروح الحرب ترجمہ اردو فتوح العرب از محمد بن عمر واقدی مترجم مولوی ممتاز بیگ صفحہ 387 تا 390 مکتبہ رحمانیہ لاہور) پھر حضرت عائشہؓ نے آپ کی نمازوں کا، نوافل کا نقشہ کھینچا ہے کہ نماز کی ہر حالت کی لمبائی اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2010/08/13)



بگ افطار نیوکاسل

تعارف

نیوکاسل میں منعقد ہونے والے بگ افطار کے پروگرام نے رمضان کے روحانی تجربے کو بانٹنے اور اتحاد کو فروغ دینے کے لیے معاشرے کے مختلف طبقات کو اکٹھا کیا۔اس تقریب میں تقریباً 100 سے زائد افراد نے شرکت کی جو مختلف مذاہب اور مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جس نے شام کے لیے غوروفکر اور روحانی ماحول قائم کیا۔

خیر مقدمی خطاب

نیوکاسل احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر منہاس یونس نے شرکاء کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور رمضان کے مقصد پر روشنی ڈالی جو اتحاد کو فروغ دینے اور سماجی رکاوٹوں کو دور کرنے میں مددگار ہے۔انہوں نے افطار کی اہمیت بیان کی جو روزے کے اختتام پر کھایا جانے والا کھانا ہے اور بتایا کہ یہ تقریب پورے برطانیہ میں منعقد کی جاتی ہے تا کہ مختلف پس منظر کے لوگوں کو شامل کیا جا سکے۔

انہوں نے اسلام کے پانچ ستونوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی خاص طور پر روزے کو روحانی پاکیزگی، خود پر قابو پانے اور اخلاقی نظم و ضبط کا ذریعہ بتایا۔قرآنِ پاک کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ روزہ تمام مذاہب میں تقویٰ پیدا کرنے کے لیے رکھا جاتا رہا ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ روزہ غریبوں کے لیے ہمدردی پیدا کرتا ہے اور خیرات کی ترغیب دیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز نہیں بلکہ اللہ

کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے کا ذریعہ ہے۔ زیادہ نماز، خیرات اور غور وفکر کے ذریعے رمضان روحانی ترقی اور خودسازی کا وقت ہوتا ہے۔ انہوں نے اختتام پر یہ بات دہرائی کہ اگرچہ روزہ رکھنا مشکل ہے لیکن اس کے روحانی فوائد اسے بامعنی اور تسکین بخش بناتے ہیں۔

ہارٹلی پول مسجد کے مبلغ

ہارٹلی پول مسجد کے مبلغ طاہر سیلبی صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر روشنی ڈالی جو مہربانی، ہمدردی اور تقوی کی تلقین کرتی ہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث بیان کیں جو روزے کے دوران سچائی، خود پر قابو اور صبر کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ انہوں نے روزے کے دوران مشکلات کا سامنا کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی بیان کی جو امن اور خودضبطی کی تلقین کرتی ہے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت کے لیے گہری فکر کا ذکر کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تعلیمات کا حوالہ دیا جو والدین، پڑوسیوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین کرتی ہیں۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی مثالیں دیں جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سابقہ مخالفین کو معاف کر دیا اور خاندان کے افراد کے ساتھ اچھے سلوک پر زور دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات جو عورتوں کی عزت، بچوں کی اچھی تربیت اور یتیموں کی دیکھ بھال پر زور دیتی ہیں، کو بھی نمایاں کیا گیا۔

خطاب کا اختتام احمدیہ مسلم جماعت کے نعرے "محبت سب کے لیے، نفرت کسی کے لیے نہیں" پر ہوا جو بگ افطار کے جذبے کو اجاگر کرتا ہے ایک ایسی تقریب جو تمام برادریوں کے درمیان ہم آہنگی، باہمی تفہیم اور احترام کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔

مہمان مقرر

مہمان مقرر جناب نتن شکلا جو نارتھمبریا پولیس کی نمائندگی کر رہے تھے نے مدعو کیے جانے پر اپنا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ تقریب برادری کی روح، امن اور اتحاد کا عظیم جشن تھا۔ انہوں نے مشترکہ بھلائی کے لیے مل کر کام کرنے کی اہمیت پر زور دیا جو مختلف گروہوں کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

اختتام

آخر میں تمام شرکاء نے مل کر افطار کیا جس نے باہمی یکجہتی اور احترام کے جذبے کو فروغ دیا۔

قرآن نمائش

تقریب کے دوران ایک قرآن نمائش بھی منعقد کی گئی جس میں مختلف زبانوں میں قرآنِ پاک کے تراجم بشمول بریل پیش کیے گئے۔ اس کے علاوہ پرچے اور معلوماتی کتابچے بھی دستیاب تھے جو اسلام کے پیغامِ امن اور محبت کو اجاگر کرتے تھے۔

اور رمضان کا مہینہ یہی روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آتا ہے۔ اگر ہم اس کی قدر کریں گے تو لیلۃ القدر پالیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم حدیث نمبر 1903)